محرم الحرام کی شرعی حیثیت

"اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ــــ الاٰیۃ!"　　　(التوبة : ۳۶)

"بلاشبہ مہینوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ہے، کتابِ الٰہی میں (یہ تعداد) اسی دن سے (مقرر ہے) کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ــــ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔"

جیسا کہ آیۂ کریمہ میں ذکر ہوا، ہجری سال بھی عام سالوں کی طرح بارہ مہینوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے درج ذیل چار مہینوں کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والے قرار دیا ہے:

"محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ" دینِ ابراہیمی میں ان چار مہینوں کے دوران جہاد و قتال حرام تھا، تاکہ حج کے دنوں میں امن قائم رہے اور دور و نزدیک کے لوگ حج وعمرہ کر سکیں ــــ اور آج بھی یہی حکم ہے کہ ان کا ادب ملحوظ رکھا جائے۔ ہاں اگر کفار کی طرف سے لڑائی میں پہل ہو تو ان کا بھرپور مقابلہ کیا جانا چاہیے ــــ یہ مفہوم اسی آیتِ کریمہ کے آئندہ الفاظ سے مترشح ہے:

"فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقٰتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔"　　　(حوالہ مذکور)

ــــ تو ان (مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ اور مشرکین سے مل کر لڑو، جیسے وہ تم سے مل کر لڑتے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ رب العزت

متقیوں کے ساتھ ہیں۔"

بلاشبہ تمام دن اور مہینے اللہ تعالیٰ کے ہیں، لیکن اللہ رب العزت ہی نے ان چار مہینوں کو حرمت والے قرار دیا ہے اور ان میں سے محرم کو ــــ جس سے ہجری سال کی ابتداء بھی ہوتی ہے، جبکہ سن ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے اہم ترین واقعہ "واقعۂ ہجرت" کی بناء پر ایک خاص اہمیت حاصل ہے ــــ حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بالخصوص "اللہ کا مہینہ" قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم ــ الحدیث"

(صحیح مسلم، باب فضل صوم المحرم)

کہ "رمضان کے بعد، اللہ کے مہینہ "محرم" کے روزے افضل ہیں۔"

اس حدیث میں محرم کی دو فضیلتیں مذکور ہیں:

۱۔ ماہِ محرم کو "اللہ کا مہینہ" کہا گیا۔

۲۔ رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کے روزہ کو باقی (نفلی) روزوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان فرماتے ہیں:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشورا، فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسیٰ شکراً فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولیٰ بموسیٰ منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ۔" (متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزے سے پایا۔ آپؐ نے استفسار فرمایا "یہ کیا دن ہے، جس میں

تم روزہ رکھتے ہو؟" انہوں نے کہا، "یہ وہ عظیم دن ہے، جس میں اللہ تعالےٰ نے موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی، جبکہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا ــــــ تو موسیٰؑ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا، چنانچہ ہم بھی روزہ رکھتے ہیں!" ــــــ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ہم موسیٰؑ کے، تمہاری نسبت، زیادہ حقدار ہیں" ــــــ پھر آپؐ نے اس (دن) کا روزہ رکھا اور (امت کو بھی) یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔"

بہرحال ہمارے لیے مشروع یہی ہے کہ اس ماہ میں نفلی روزوں کا خصوصی اہتمام کریں ــــــ باقی رہی یہ بات کہ ۶۱ھ میں اس ماہ کی دس تاریخ کو تاریخ اسلام کا وہ اندوہناک واقعہ پیش آیا، جس میں حضرت حسینؓ اور آپؓ کے ساتھی شہید کر دیئے گئے، تو یہ محض ایک اتفاق ہے، اس واقعہ کا اس ماہ کی حرمت یا فضیلت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اس حادثہ فاجعہ کے رونما ہونے سے بہت پیشتر بھی ــــــ اسی روز سے، جبکہ زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی، اس ماہ کی حرمت و فضیلت موجود تھی ــــــ اور اگر یہ واقعہ رونما نہ ہوتا، تو بھی اس کی حرمت، فضیلت اور اہمیت بہرحال قائم اور ثابت تھی۔

اعتقادات میں ہے سب سے مقدم توحید
پر اسی وصف کو ڈھونڈیں تو کہیں نام نہیں
کون ہے شائبۂ شرک سے خالی اس وقت؟
کون ہے جس پہ فریبِ ہوسِ خام نہیں؟
آستانوں کی زیارت کیلئے شدِّ رحال
اس میں کیا شانِ پرستاریِ اصنام نہیں؟

(شبلی نعمانی)